سبق: ۱۲

بھائی بھُلکڑ

دوست ہیں اپنے بھائی بھُلکڑ
ساری باتیں اُن کی گڑبڑ
راہ چلیں تو رستہ بھولیں
بس میں جائیں بستہ بھولیں
ریل میں جب یہ حضرت بیٹھے
پہنچے چار اسٹیشن آگے
ٹوپی ہے تو جوتا غائب
جوتا ہے تو موزہ غائب
پیالی میں ہے چمچہ اُلٹا
پھیر رہے ہیں کنگھا اُلٹا
کام ہے اُن کا سارا اُلٹا
پہنے ہیں پاجامہ اُلٹا
لوٹ پڑیں گے چلتے چلتے
چونک اُٹھیں گے بیٹھے بیٹھے
سودا لے کر دام نہ دیں گے
دام دیئے تو چیز نہ لیں گے

(شان الحق حقی)

پڑھیے اور سمجھیے :

بھلکڑ	:	زیادہ بھولنے والا
دام دینا	:	قیمت دینا، پیسے ادا کرنا
سودا لینا	:	بازار سے چیز خریدنا
بستہ	:	کتابوں کا تھیلا (بیگ)

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

شاعر نے دوست کو بھائی بھلکڑ کیوں کہا ہے؟

نظم پڑھ کر بھائی بھلکڑ کی صرف چار باتیں لکھیے؟

کیا آپ بھائی بھلکڑ بننا پسند کریں گے؟

آپ گھر کا کون کون سا سودا خریدتے ہیں؟

سڑک پر ہمیں کس طرف چلنا چاہیے؟

کیا آپ بھی بھولتے ہیں اگر ہاں تو آپ نے اپنی کون سی چیز بھلادی ہے لکھیے؟

....

....

....

....

خالی جگہوں کو پر کیجیے:

راہ چلیں تو .... بھولیں　　بس .... جائیں تو بستہ بھولیں

ٹوپی ہے تو .... غائب　　........ ہے تو موزہ

سودا لے کر .... نہ دیں گے　　دام دیئے تو .... نہ لیں گے

مثال دیکھ کر جملہ پورا کیجیے:

مثال: دوست ہیں اپنے بھائی بھلکڑ۔ بھائی بھلکڑ اپنے دوست ہیں

پیالی میں ہے چمچہ الٹا ....

پھیر رہے ہیں کنگھا الٹا ....

کام ہے ان کا سارا الٹا ....

پہنے ہیں پاجامہ الٹا ....

دیئے گئے الفاظ سے جملہ بنائیے:

ٹوپی ....

پیالی ....

سودا ....

جوتا ....

اسٹیشن ....

ہم ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔

مثال: جوتا۔ موزہ

سوئی ....

پیالی ....

سر ....

کرتا ....

مثال دیکھ کر الٹے معنی والے لفظ لکھیے:

مثال: دوست۔ دشمن

جانا ....

بولنا ....

آگے ....

الٹا ....

برائے مطالعہ

کس دن آؤں؟

کسی شہر میں ایک رنگریز رہتا تھا۔ اس کا نام عدنان تھا، اس نے رنگائی کی چھوٹی سی دُکان کھول رکھی تھی۔ اس کی رنگائی کو دیکھ کر سبھی اس کی تعریف کرتے تھے۔ دھیرے دھیرے اس کی دُکان چل نکلی۔ عدنان کی تعریف سن کر اسی شہر کے ایک سیٹھ کو اس سے جلن ہونے لگی۔ لہٰذا وہ عدنان کو پریشان کرنے کی غرض سے ایک دن کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر عدنان کی دُکان میں جا پہنچا۔ دروازے کے اندر داخل ہوتے ہی سیٹھ نے بلند آواز سے عدنان کو پکارا۔

عدنان جیسے ہی باہر آیا تو سیٹھ نے اُسے کپڑا دیتے ہوئے کہا کہ میں نے تمھاری بہت تعریف سنی ہے، اس لیے میں خود تمھارے پاس آیا ہوں۔ ذرا میرا یہ کپڑا رنگ دو۔

عدنان نے پوچھا، کس رنگ میں رنگ دوں؟ سیٹھ نے کہا، رنگوں کے بارے میں میری کوئی خاص پسند تو نہیں ہے لیکن مجھے سبز، پیلا، سفید، لال نارنگی، نیلا، کالا اور بیگنی رنگ قطعی اچھے نہیں لگتے۔

عدنان نے جواب دیا، سمجھ گیا، اچھی طرح سمجھ گیا۔ میں ضرور آپ کی پسند کی رنگائی کر دوں گا۔

عدنان نے سیٹھ کا منصوبہ بھانپتے ہوئے اس کے ہاتھ سے کپڑا لے لیا۔ سیٹھ نے خوش ہو کر کہا: اچھا! تو میں لینے کے لیے کس دن آؤں؟ کپڑے کو الماری میں بند کر کے عدنان نے اس میں تالا لگا دیا اور سیٹھ سے بولا، اسے لینے کے لیے سوموار، منگل، بدھ، جمعرات، جمعہ، سنیچر اور اتوار کو چھوڑ کر کسی بھی دن آ سکتے ہیں۔ سیٹھ نے سمجھا کہ اس کی چال اُلٹی پڑ چکی ہے۔ اس لیے بھلائی یہاں سے کھسک جانے میں ہی ہے۔ پھر اس سیٹھ کو دوبارہ عدنان کی دُکان میں آنے کی ہمت نہیں ہوئی۔